روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 16 جولائی 2009ء 22 رجب 1430 ہجری 16 وفا 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 159

ہر چیز دکھا دی گئی

حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی اور اتنا لمبا قیام کیا کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔ پھر نماز کے بعد آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا ہر وہ چیز جو پہلے مجھے نہیں دکھائی گئی تھی اب میں نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے دیکھ لی ہے یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من اجاب الفتیا حدیث نمبر:84)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چونکہ قدیم سے اور جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے اِس لئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اسی طرح آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دُنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دُنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔ تب دُنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ پس جن لوگوں کا وجود ضروری طور پر خدا کے قدیم قانونِ ازلی کے رُو سے خدا شناسی کے لئے ذریعہ مقرر ہو چکا ہے اُن پر ایمان لانا توحید کی ایک جزو ہے اور بجز اس ایمان کے توحید کامل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ بغیر اُن آسمانی نشانوں اور قدرت نما عجائبات کے جو نبی دکھلاتے ہیں اور معرفت تک پہنچاتے ہیں وہ خالص توحید جو چشمۂ یقین کامل سے پیدا ہوتی ہے میسر آسکے۔ وہی ایک قوم ہے جو خدا نما ہے جن کے ذریعہ سے وہ خدا جس کا وجود دقیق در دقیق اور مخفی در مخفی اور غیب الغیب ہے ظاہر ہوتا ہے اور ہمیشہ سے وہ کنز مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے۔ ورنہ وہ توحید جو خدا کے نزدیک توحید کہلاتی ہے جس پر عملی رنگ کامل طور پر چڑھا ہوا ہوتا ہے اُس کا حاصل ہونا بغیر ذریعہ نبی کے جیسا کہ خلاف عقل ہے ویسا ہی خلاف تجارب سالکین ہے۔

بعض نادانوں کو جو یہ وہم گذرتا ہے کہ گویا نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ گویا وہ رُوح کو جسم سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہم سراسر دلی کوری پر مبنی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جبکہ توحید حقیقی کا وجود ہی نبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور بغیر اس کے ممتنع اور محال ہے تو وہ بغیر نبی پر ایمان لانے کے میسر کیونکر آسکتی ہے۔ اور اگر نبی کو جو جڑھ توحید کی ہے ایمان لانے میں علیحدہ کر دیا جائے تو توحید کیونکر قائم رہے گی۔ توحید کا موجب اور توحید کا پیدا کرنے والا اور توحید کا باپ اور توحید کا سرچشمہ اور توحید کا مظہر اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے اُسی کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 115)

محترمہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ وفات پاگئیں

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مورخہ 14 جولائی 2009ء کو صبح ساڑھے گیارہ بجے بعمر 68 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی پوتی، حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی نواسی اور محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب و محترمہ صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔

آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز مغرب بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے کرائی۔

محترمہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ مورخہ 2 فروری 1941ء کو مظفر گڑھ میں پیدا ہوئیں۔ شادی سے قبل لمبا عرصہ ایسٹ پاکستان میں گزارا۔ آپ کی شادی محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب سے 7 دسمبر 1964ء کو ہوئی۔ آپ بہت صبر، حوصلہ والی اور حلیم الطبع خاتون تھیں۔ ماں باپ کی بہت فرمانبردار تھیں۔ آپ کے خاوند مورخہ 4/ اگست 1992ء کو فوت ہوئے۔ ان کی وفات کا صدمہ صبر سے برداشت کیا۔ آپ نے زندگی میں کبھی کوئی شکوہ نہ کیا۔ ہر ایک سے خوشی اور بشاشت سے ملتیں۔ ہر ایک کی بات کا مسکرا کے جواب دیتیں۔ بیماری کا لمبا عرصہ بہت صبر سے گزارا اور کبھی اُف تک نہ کی۔ جب آپ سے کوئی ملتا یہ خیال نہ کرتا کہ آپ بیمار ہیں' کبھی بیماری کا اظہار نہ کیا۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا فہیم احمد صاحب ربوہ، محترم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب اوہائیو امریکہ اور محترم صاحبزادہ مرزا عبدالکریم احمد صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے پسماندگان و جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب۔ افسر جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کی آمد آمد

برکتوں سے جھولیاں بھرنے کے لئے تیار ہو جائیں

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ کے بابرکت دن ایک بار پھر آگئے ہیں۔ جلسہ سالانہ جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے اذن سے، حضرت مسیح موعود کے بابرکت ہاتھوں سے 1891ء میں ہوئی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے سالانہ کیلنڈر کا ایسا اہم پروگرام بن گیا ہے جس کا ہمیشہ انتظار رہتا ہے۔ یہ دنیاوی میلوں سے یکسر مختلف، فدائیان احمدیت کا ایک ایسا مقدس اور روحانی اجتماع ہے جو دینی اخوت و محبت کی فضا میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ماحول میں مذہبی، علمی اور روحانی ترقی کی خاطر منعقد ہوتا ہے۔ احباب جماعت جو دنیا کے دور دراز ملکوں سے اس میں شمولیت کے لئے آتے ہیں ایک پاک نیت کے ساتھ شب و روز نیکی اور تقویٰ کے ماحول میں بسر کرتے ہیں۔ تین دن کے اس جلسہ میں شمولیت کے ساتھ وہ ایسی روحانی برقی قوت حاصل کر لیتے ہیں جو سال بھر ان کے نیک عزائم اور جذبوں کو زندگی عطا کرتی چلی جاتی ہے۔

اس سال یہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 43 واں جلسہ سالانہ ہے جو جماعت برطانیہ کی 208 ایکڑ وسیع و عریض جلسہ گاہ ''حدیقۃ المہدی'' میں منعقد ہوگا۔ یہ جگہ سارا سال تو ایک زراعتی فارم کے طور پر استعمال ہوتی ہے لیکن جولائی کا مہینہ آتے ہی اس کی شکل و صورت عارضی طور پر یکسر بدل جاتی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے جنگل میں منگل کا سا سماں ہو جاتا ہے۔ ہر طرف بڑے اور چھوٹے شامیانے لگ جاتے ہیں۔ عارضی دفاتر قائم ہو جاتے ہیں۔ مہمانوں کی راہنمائی کے لئے جگہ جگہ راہنمائی کے نشانات آویزاں کر دیئے جاتے ہیں۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام اسی جگہ ہوتا ہے اگرچہ ایک کثیر تعداد ایسے دوستوں کی ہوتی ہے جو روزانہ صبح آتے ہیں اور شام تک جلسہ میں شمولیت کے بعد اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔ جو مہمان رات بھی یہاں بسر کرتے ہیں وہ باجماعت نماز تہجد کی غیر معمولی برکت سے بھی حصہ پاتے ہیں۔ جلسہ کے مہمان جب جوق در جوق آنے لگتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ گویا ویرانے میں بہار آگئی ہو۔ واقعی یہ کتنا پُر لطف روحانی بہار کا سماں ہوتا ہے کہ ہر رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احمدی ان سب امتیازات کو یکسر فراموش کر کے محبت و الفت سے اس طرح ایک دوسرے کو ملتے ہیں جیسے دو حقیقی بھائی ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے ہوں۔ یہ روحانی اخوت اور بھائی چارہ اس جلسہ سالانہ کی حقیقی رونق اور ایک عظیم دولت ہے جس سے غیر احمدی دنیا بالکل ناآشنا ہے۔

احمدی عشاق کا یہ ہجوم جس ہستی کے گرد گھومتا اور جس کی صحبت سے نئی روحانی زندگی پاتا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت وجود ہے۔ آپ کی ذات اس جلسہ سالانہ کی روح رواں ہے اور ہر احمدی کی محبت بھری توجہ کی آماجگاہ۔ حضور انور کی موجودگی سے سارے حدیقۃ المہدی کی خوبصورتی اور رعنائی اپنے کمال پر پہنچ جاتی ہے۔ حضور انور سے شرف باریابی، عالمی بیعت میں شمولیت اور پھر حضور انور کے پُر معارف اور روح پرور خطابات سننے کی انمول سعادت، یہ سب ایسی روحانی دولتیں ہیں جن سے جلسہ سالانہ کے سب شرکاء اپنی جھولیاں خوب خوب بھرتے ہیں اور تمتماتے چہروں کے ساتھ ایک دوسرے سے یہ ذکر کرتے نہیں تھکتے کہ آج میں نے یہ پایا اور میں نے یہ لطف اٹھایا!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ اور چار مرکزی خطابات کے علاوہ، جو دراصل جلسہ سالانہ کے پروگرام کا اہم ترین حصہ ہیں، ہر سال چند دیگر علمائے جماعت بھی مقررہ موضوعات پر تقاریر کرتے ہیں۔ اس سال جلسہ میں جو تقاریر ہوں گی ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆ مکرم و محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب، صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان
ہستی باری تعالیٰ (اردو)

☆ مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
غیر مسلم حکومت میں مسلمانوں کا فرض (انگریزی)

☆ مکرم و محترم ٹومی کالون صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ
سیرت النبی ﷺ۔ صلح اور امن کا پیامبر (انگریزی)

☆ مکرم و محترم مولانا اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ امریکہ
قرآن شریف اور اس کا حسن و جمال (انگریزی)

☆ مکرم و محترم مولانا عبد السمیع خان صاحب، ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ، پاکستان
حضرت مسیح موعود کا انقلاب انگیز لٹریچر (اردو)

☆ مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب OBE سیکرٹری امور خارجہ یو۔کے
دین حق میں سزاؤں کا فلسفہ (انگریزی)

☆ عطاء المجیب راشد مربی انچارج برطانیہ و امام بیت الفضل لندن
نظام خلافت اور تائید الٰہی (اردو)

ان خطابات کے علاوہ دوران جلسہ ہمارے غیر از جماعت معزز مہمان بھی حاضرین سے مختصر خطاب فرماتے ہیں۔ الغرض جلسہ سالانہ کے یہ تین دن دعاؤں اور افضال الٰہی کو پانے کے دن ہیں۔ علمی، اخلاقی اور روحانی ترقی کرنے کی راتیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

بالآخر یہ عرض کرنا ہے کہ موقعہ کتنا بھی اچھا اور نادر ہو، اگر اس سے پورے اہتمام سے استفادہ نہ کیا جائے تو اس میں شمولیت حقیقی معنوں میں انسان کو فائدہ نہیں دیتی۔ اس لئے ابھی سے سب احباب جماعت کو حسن نیت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کا سچا عزم کر لینا چاہئے اور دوران جلسہ اس سچے عزم کو ہمیشہ یاد رکھیں تا وہ حقیقی معنوں میں اس بابرکت جلسہ سے فیضیاب ہو کر ایک نئی زندگی پا کر اپنے گھروں کو لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ سے بھرپور استفادہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالوں میں جو ہدایات دی ہیں وہ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں شائع کی جاتی ہیں ان کا بغور مطالعہ اور ان پر عمل بہت ضروری ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لئے اس موضوع پر حضور انور کا ایک جامع ارشاد پیش کرتا ہوں جو سب شاملین جلسہ کو، خواہ وہ برطانیہ سے آنے والے ہوں یا بیرونی ممالک سے، سب احباب اور خواتین کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور ان ہدایات پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے یہ ہے کہ لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ ذوق و شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کے بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کے برکات کو اگر مدنظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

پھر ہے کہ نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے۔ جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے کہ وہ اس کو باہر لے جائیں۔ یہ بہتر ہے کہ اس اکیلے کی نماز خراب ہو، بجائے اس کے کہ پورے ماحول میں بچے کے شور کی وجہ سے رونے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز خراب ہو رہی ہو۔ نیز اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں جو ہیں اگر یا باپوں کے پاس ہے تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں تاکہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا آسان ہو۔

اسی طرح نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ بٹ جاتی ہے نماز سے اور جلسہ کی تقریروں کے درمیان بھی مائیں اپنے بچوں کو خاموش رکھنے کی کوشش کرتی رہیں اور اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ پیچھے جا کر بیٹھیں''۔

(خطبات مسرور جلد اول ص 195,194)

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے سب شرکاء کو ان سب ہدایات پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق دے اور سب کی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا فرمائے۔ آمین

متوازن طبیعت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

میری ساری عمر میں میرا نقطہ نگاہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ میں غیر معمولی جوش دکھاؤں یا غیر معمولی طور پر اپنے آپ کو جوشوں کے حوالے کر دوں۔ ساری عمر میں مجھے ایک واقعہ یاد ہے اور وہ خلافت سے پہلے کا ہے اس میں کچھ میری عمر کا بھی تقاضا تھا مگر بہرحال ساری عمر میں مجھے وہی واقعہ یاد ہے جس کے متعلق اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس وقت میرے فیصلے کا توازن باقی نہیں رہا تھا اور اگر ایک ساعت اور ایک لحظہ کے اندر اندر میری غلطی مجھ پر واضح نہ ہو جاتی تو شاید مجھ سے کوئی ایسی حرکت ہو جاتی جس کے متعلق بعد میں مجھے شرمندگی محسوس ہوتی اور میں خیال کرتا کہ میں نے جلد بازی سے کام لیا اس واقعہ کے علاوہ مجھے اپنی ساری زندگی میں کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا جب میرے ہوش و حواس کھوئے گئے ہوں' جبکہ غصہ یا غیرت نے میری عقل کو کمزور کر دیا ہو اور جبکہ میری قوت فیصلہ میں کسی وجہ سے ضعف آ گیا ہو بلکہ ہر حالت میں خواہ وہ خطرناک ہو یا معمولی' خواہ حکومت سے تعلق رکھنے والی ہو یا رعایا سے' ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری عقل میرے جذبات پر غالب رہی ہے اور میری دینی سمجھ میرے جوشوں کی راہنمائی کرتی رہی ہے۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 375)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

(ن۔حمید)

میرے خاوند مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ڈینٹل سرجن کراچی

(قسط اول)

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ڈینٹل سرجن (شہید) کراچی کی قوم مغل تھی۔آپ پیدائشی احمدی تھے۔ اور آپ 8 جنوری 1952ء کو ناصر آباد سٹیٹ سندھ میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والد مکرم رحمت اللہ صاحب تہجد گزار صوم وصلوٰۃ کے پابند بہت دعا گو قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والے تھے۔آپ کی والدہ کا نام مکرمہ عظیم بی بی تھا جو تہجد گزار نماز وروزے کی پابند تھیں اور نفلی روزہ اکثر رکھا کرتی تھیں۔غریبوں کا بہت خیال رکھتی تھیں صدقات بھی بہت دیتی تھیں سادہ طبیعت تھیں سب بچوں سے پیار تھا لیکن ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کو سب سے چھوٹے ہونے کی وجہ بہت زیادہ پیار کرتی تھیں۔ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔اپنے نام کی طرح وہ واقعی عظیم ہی تھیں عظیم کیوں نہ ہو دو شہداء بیٹوں کی ماں ہونے کا اعزاز جو حاصل ہوا۔

1۔مکرم اسلام اللہ صاحب ملک کی سلامتی اور حفاظت کرتے ہوئے ستمبر 1965ء کی جنگ میں شہید ہوئے۔2۔مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے دین کی خاطر قربانی دے کر شہادت کا جام نوش کیا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے پیار اور محبت کا سلوک کر کے اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے B.D.S کی ڈگری لیاقت میڈیکل کالج جامشورو حیدر آباد سے حاصل کی اس کے علاوہ بے شمار کورسز کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کئے اور آخری وقت تک پریکٹس کرتے رہے 23 مئی 1974ء کو ایڈمیشن کال گھر بیٹھے رجسٹری کے ذریعے موصول ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب کی تین بڑی بہنوں کی پیدائش کے بعد لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اب رحمت اللہ صاحب کے ہاں کبھی کوئی بیٹا پیدا نہ ہوگا اور نہ ہی آگے نسل چلے گی ڈاکٹر صاحب کی والدہ لوگوں کی باتیں سن سن کر بہت بیمار ہوئیں اور 7۔8 سال تک ان کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ان کے والد اللہ تعالیٰ کی ذات سے کبھی مایوس نہ ہوئے مسلسل دعائیں کرتے رہے۔ایک دفعہ خواب میں کچھ آیات زبان پر جاری تھیں اور آنکھ کھل گئی۔اور دونوں آیات بالکل یاد ہو چکی تھیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعے سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادے۔

جن پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم (تو) اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں پہلے آیت میں صبر کرنے والوں کو خوشخبری بھی سنادی اور دوسری آیت میں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے کا وعدہ بھی فرمادیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ناصر آباد سٹیٹ سندھ تشریف لائے تو ان کے والد صاحب نے ملاقات کے دوران دعا کی درخواست کی اور بتایا کہ میری تین بیٹیاں ہیں اور میری بیوی بیمار ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے اور میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے وقف کر دوں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دعا کی اور فرمایا رحمت اللہ صاحب اب آپ کے ہاں بیٹے ہی پیدا ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور 1948ء میں اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا۔1950ء میں دوسرے بیٹے سلام اللہ پیدا ہوئے۔اور 1952ء میں تیسرے بیٹے حمید اللہ صاحب کی پیدائش ہوئی۔

حمید اللہ صاحب نے ہاؤس جاب کے دوران ہی کراچی نارتھ ناظم آباد حلیم ہاسپٹل میں ایک ذاتی ڈینٹل سرجری شروع کر لی تھی پھر جلد ہی ایک اور ڈرگ کالونی میں نصرت ڈینٹل سرجری کے نام سے کلینک شروع کیا اور شوکت عمر میموریل ہاسپٹل میں کنسلٹنٹ کی حیثیت سے شام کو جاب بھی کی۔ڈاکٹر صاحب کا وقف کا ارادہ پہلے ہی تھا تاکہ والد صاحب کی خواہش پوری کر سکیں۔ کراچی سیٹ ہوتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا ساتھ لکھا کہ سلسلہ احمدیہ کو میری خدمات کی جب بھی ضرورت ہوگی میں حاضر ہو جاؤں گا حضور انور اس وقت اسلام آباد کے دورہ پر تھے از راہ شفقت ڈاکٹر صاحب کو اپنے پاس بلایا تو ڈاکٹر صاحب فوراً کراچی سے اسلام آباد پہنچ گئے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ ملاقات کے دوران ڈاکٹر صاحب سے دانتوں سے متعلق کچھ سوالات کئے اور فوراً بانجل گیمبیا پہنچنے کا حکم دیا اور ڈاکٹر صاحب کو بہت ساری دعائیں دے کر رخصت کیا خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے آپ گیمبیا روانہ ہو گئے۔اپنے دونوں ڈینٹل سرجری کلینک اور بیوی اور تین بچوں کی بھی ذرا برابر پرواہ نہیں کی۔3 ماہ گیمبیا گزارنے کے بعد کبھی سیرالیون کبھی لائبیریا کبھی گھانا بھیجے گئے، نائیجیریا کے میڈیکل ہاسپٹل میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ڈاکٹر صاحب نے وقف کا وعدہ خلیفہء وقت سے کر کے بعد میں اپنے والدین کو آگاہ کیا کہ میں جلد نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ جا رہا ہوں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نصرت جہاں سکیم کے تحت 1981ء سے 1990ء تک افریقہ کے ممالک میں خدمات بجالاتے رہے۔ اور واپس آکر کراچی کے حلقہ لانڈھی میں رہائش اختیار کی۔السید سینٹر میں نصرت ڈینٹل سرجری کے نام سے کلینک شروع کیا۔اس کے ساتھ ساتھ ایک اور نصرت ڈینٹل سرجری نمبر 2 کے نام سے گلشن اقبال نعمان سینٹر میں بھی سیٹ کی۔جس کو وقت کی کمی کے باعث بعد میں بند کرنا پڑا۔اور آخری وقت تک السید سینٹر قائد آباد والی سرجری میں کام کرتے رہے ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی میں چھ ڈینٹل سرجری کلینک کا سیٹ اپ اپنے ہاتھوں سے کیا 2 سرجری کلینک جماعت احمدیہ افریقہ میں اور 4 سرجری اپنے ذاتی اور ہر بار بے انتہاء محنت کی ایک ڈینٹل کلینک کانو نائیجیریا میں بڑی محنت کے ساتھ اور ایک گیمبیا فیرافینی ڈینٹل سرجری کا سیٹ اپ خود کیا۔

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب لانڈھی میں قیام کے دوران عرصہ 4 سال صدر حلقہ رہے۔اپنے عرصہ صدارت کے حلقہ لانڈھی کی ''بیت المجیب'' کی تعمیر میں جماعتی مخالفت کا بھرپور سامنا رہا۔ڈاکٹر صاحب نے اپنی فراست سے اس بیت کی تکمیل میں نہ صرف انتظامی بلکہ مالی لحاظ سے بھی نمایاں کردار ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بے شمار نظارے دیکھنے کو ملے۔

ڈاکٹر صاحب کا نظام جماعت سے بہت گہرا لگاؤ تھا نہایت ملنسار، صبر وتحمل اور نرم مزاجی کے مالک تھے ضرورت مند اور غرباء کی امداد اور جماعت کی مالی تحریکات میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے ڈاکٹر صاحب 1999ء میں حلقہ سٹیل ٹاؤن میں شفٹ ہوئے اور مقامی مجلس عاملہ میں 2003ء سے 2005ء تک سیکرٹری دعوت الی اللہ 2005ء سے 2007ء تک سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری اصلاح وارشاد رہے اور سال 2007ء میں بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد خدمات سرانجام دے رہے تھے۔جو بھی کام یا عہدے ملے بخوبی ذمہ داری سے انجام دیئے ڈاکٹر صاحب پنجوقتہ نماز اور روزے کے پابند تھے۔اپنے کلینک میں جائے نماز اور تلاوت کے لئے قرآن کریم اپنے آفس میں رکھتے تھے صبح کلینک پہنچتے ہی پہلے قرآن کریم کی تلاوت باقاعدہ کیا کرتے تھے پھر سارے سٹاف کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا ہر صبح کیا کرتے تھے جس میں اکثر مریض شامل ہو جایا کرتے تھے۔کھانا وقت پر کھائیں یا نہ کھائیں لیکن نماز ضرور وقت پر ادا کر لیتے تھے۔ جو کھانا اور پھل وغیرہ خود کھاتے یعنی دوپہر کا کھانا وہی سٹاف کو بھی کھلاتے تھے۔دوپہر 11 بجے اور شام 5 بجے چائے کے ساتھ ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کرتے تاکہ سٹاف فریش ہو کر کام کرے۔

ڈاکٹر صاحب بہت محنتی اور ایماندار اور بے شمار صلاحیتوں کے مالک تھے اکثر کہتے تھے میں کام سے نہیں گھبراتا شروع شروع میں ڈاکٹر صاحب کے پاس اسٹیل مل اور رائس مل کے کنٹریکٹ آئے ہر ماہ جتنے مریض دیکھتے تھے اتنا ہی ہر ماہ بل بھجوا دیا کرتے تھے جن احباب کے ذریعے وہ کنٹریکٹ ملے تھے انہوں نے اکثر آکر کہنا شروع کر دیا کہ آپ مریض دیکھیں نہ دیکھیں لیکن آپ بڑے بڑے بل مختلف ٹریٹمنٹ کے بھجوا دیا کریں اس میں کچھ حصہ آپ کو بھی مل جایا کرے گا۔ڈاکٹر صاحب نے غصہ میں آکر کہا کہ جو علاج میں کرتا نہیں ہوں خواہ مخواہ میں وہ بل کیوں بھجواؤں۔میں رزق حلال کھانا پسند کرتا ہوں خواہ مجھے تھوڑا ہی کیوں نہ ملے۔اور سختی سے منع کر دیا کہ آئندہ میرے پاس کوئی مریض نہ بھجوائیں نہ مجھے ضرورت ہے اور کنٹریکٹ ختم کروا دیئے۔اور اپنی پرائیویٹ پریکٹس پر خوب توجہ دی اللہ تعالیٰ نے بے انتہا نوازا اور رزق میں برکت بھی دی بچپن سے والدین کی طرف سے ملی ہوئی ہدایات پر ہمیشہ پورا پورا عمل کیا ایک نصیحت کہ بھوکے رہ لینا کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا۔صرف اپنے خدا سے مانگنا۔

دوسری نصیحت کہ اگر تمہیں راستے میں سونا پڑا ہوا بھی مل جائے تو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا۔میڈیکل کی تعلیم کے دوران حیدر آباد سے کنری جاتے ہوئے میر پور خاص سے سفر کے دوران چند خواتین بھی بس میں سوار ہوئیں اور راستے میں سامارو کے سٹاپ پر اتر گئیں اس وقت بس صرف صبح میر پور خاص جاتی تھی اور رات 7۔8 بجے واپس آتی تھی۔خواتین بس سے اتر کر گھروں کو چلی گئیں ڈاکٹر صاحب بس سے اترنے لگے تو دروازے کے قریب کوئی چمکتی ہوئی چیز ملی۔ اٹھائی تو سونے کا لاکٹ تھا بس میں صرف وہی چند خواتین تھیں ڈاکٹر صاحب نے رات بمشکل گزاری اور صبح 5 یا 6 بجے والی جس بس کو پہلی بس کہا کرتے تھے اس میں سوار ہو گئے یہ سوچ کر کہ جن کی قیمتی چیز گم ہوئی ہے وہ بس والوں سے بھی پوچھیں گی۔اور ایسا ہی ہوا۔ وہ خواتین اتفاقاً اسی بس سٹاپ پر کھڑی نظر آئیں ان کے پوچھنے پر ڈاکٹر صاحب نے وہ لاکٹ چین سمیت ان کو واپس کر دیا غالباً چین ٹوٹ جانے کی وجہ سے گر گیا تھا۔انہوں نے شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ پر بہت توکل تھا۔ میڈیکل کی تعلیم کے دوران رشوت اور سفارش چلتی تھی خاص کر سندھ کے وڈیرے وغیرہ امتحان کے دوران

ٹیبل پر نوٹوں کی گڈیاں رکھ دیتے تھے۔ تھرڈ ائیر کا امتحان لینے والی ٹیم ہر سال لاہور سے آتی تھی۔ اس نے وائیوا کے دوران ڈاکٹر حمید اللہ صاحب سے پوچھا کہ تمہاری کوئی سفارش ہے مقصد یا تو بڑی رقم یا پھر کسی بڑے افسر کی سفارش۔ تو ڈاکٹر صاحب نے اچانک جواب دیا ہاں تو انہوں نے کہا لاؤ ڈاکٹر صاحب نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ میرا اللہ تعالیٰ جو ہے سفارش کرنے والا، تو اس ٹیم نے غصے میں آ کر کہا کہ پھر ہم تین مہینے بعد دوبارہ ملیں گے یعنی سپلیمنٹری امتحان (Supplementary Exam) میں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے تو میں پریشان ہوا کھانا بھی نہیں کھایا وضو کیا عصر کی نماز پڑھی۔ حیدر آباد میں ان کے ایک پروفیسر ڈاکٹر عیسیٰ آرائیں صاحب ان کے پاس کچھ سیکھنے چلے جایا کرتے تھے ان کے کلینک میں پروفیسر ڈاکٹر عیسیٰ آرائیں صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کر کے کہا حمید اللہ مجھے علم ہے جو آج تمہارے ساتھ ہوا۔ میں اپنے محنت کرنے والے سٹوڈنٹ کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں تم پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا اور چائے وغیرہ پلا کر رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب بہت اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ عیسیٰ آرائیں صاحب کا رویہ بہت مشفقانہ رہا ہے اسی وجہ سے ہمارے تین بچوں نے بھی فاطمہ جناح ڈینٹل کالج کراچی سے جس کے پرنسپل آج بھی ڈاکٹر عیسیٰ آرائیں صاحب ہیں تعلیم حاصل کی۔ بلکہ بچوں کو اکثر کہتے تھے تمہارے والد کو بھی میں نے پڑھایا ہے اب تم تینوں بہن بھائیوں کو بھی پڑھایا ہے اور لگتا ہے تمہارے بچوں کو بھی میں ہی پڑھاؤں گا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی سٹوڈنٹ لائف سے اپنے استادوں کے سامنے ایک اپنا مقام بنایا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ آج بھی عزت سے نام لیتے ہیں جبکہ ان کے علم میں ہے ہم احمدی ہیں ایک بیٹی زاہدہ حمید جس کا ایڈمیشن جناح میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج کراچی میں ہو چکا تھا ٹیسٹ بھی بہت اچھے نمبروں سے پاس کر لیا تھا۔ لیکن وہاں کے پرنسپل طارق سہیل صاحب نے چہرے کا پردہ ہٹانے کی شرط عائد کر دی بیٹی نے پردہ ہٹانے سے انکار کر دیا تو انہوں نے کہا کہ کل اپنے والدین کو ساتھ لے کر آنا ہم ان کو سمجھائیں گے۔ اگلے دن ڈاکٹر صاحب بیٹی کے ساتھ کالج گئے تو ان کی وہی شرط کہ ایک طرف آپ کی بیٹی کا ایڈمیشن ہے اور ایک طرف پردہ اور ہم آپ کی بچی کو ایڈمیشن دینا بھی چاہتے ہیں ہم نے پہلے بھی کئی لڑکیوں کے پردے اتروائے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے پردے کے متعلق قرآنی آیات کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ اور کہا آپ اپنا ایڈمیشن اپنے پاس رکھیں میری بیٹی ہرگز اپنا پردہ نہیں ہٹائے گی۔ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کیلئے اس سے بھی اچھے سامان پیدا کر دے گا اور بچی کو لے کر واپس آئے خود کلینک رک گئے اور بیٹی کو گھر بھیج دیا ابھی میں بچی کو گلے لگا کر پیار کر رہی تھی ساتھ تسلی دے رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور کچھ بہتر رکھا ہو گا اتنے میں کالج سے فون آ گیا زاہدہ کو داخلہ دے دیا گیا ہے۔

1982ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کانو نائیجیریا میں احمدیہ ڈینٹل سرجری کلینک سیٹ کرنے کی منظوری دے دی تو ڈاکٹر صاحب نے بڑی محنت سے خود اپنے ہاتھوں سے سارا سیٹ اپ کیا۔ انجینئرز کے کرنے والے کام بھی خود کئے تا کہ جماعت کا پیسہ کم سے کم خرچ ہو۔

اسی طرح 1988ء میں سلسلہ احمدیہ کا دوسرا ڈینٹل سرجری کلینک گیمبیا فیرافینی میں دن رات محنت کر کے شروع کیا۔ دونوں کا آغاز نئے سرے سے ہوا اور ہر بار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ نائیجیریا میں مشکل سے مشکل کیسز آتے رہے جن کو نائیجیریا کے ڈاکٹرز لندن علاج کا مشورہ دیتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب کے ہاتھوں شفایاب ہوتے رہے۔ وہاں کے ایک منسٹر کے دانتوں کا علاج کیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ اب ہمارے ملک کے لوگوں کو ڈینٹل ٹریٹمنٹ کیلئے لندن وغیرہ جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ بعض ایکسیڈنٹ کیسز بھی آئے جن کے جبڑے کی ہڈیاں ٹوٹ جانے کی وجہ سے چہرہ بھی ٹیڑھا ہو جاتا تھا کھانے پینے سے بھی قاصر ہو جاتے تھے۔ کئی کئی گھنٹے گھنٹے سرجری میں صرف کر دیتے اور آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو جاتے تھے۔ چھوٹے بچے جن کے تالو میں پیدائشی نقص ہوتا یا تالو میں رسولی وغیرہ بھی ہوتی آپریشن کر کے علاج کر دیتے۔ صبح آپریشن کرنا ہوتا تھا تو رات کو نوافل پڑھ کر دعا کرتے اور جس وقت آپریشن کرنے لگتے تو مجھے فون پر بتا دیتے اور میں دو نفل پڑھنے کے دوران دعا کرنے لگ جاتی۔ یہاں کراچی میں بھی اکثر مشکل کیسز آتے تو صبح کلینک جاتے ہوئے مجھے بتا کر جاتے کہ آج فلاں کا آپریشن ہے اور مشکل کیس ہے دعا کرنا ایکسیڈنٹ کیسز تو اکثر آتے ہی تھے لیکن ایک عجیب کیس آیا وہ مریض کئی ڈاکٹرز کو دکھا کر آیا ہر ڈاکٹر نے اسے جواب دے دیا تھا۔ ہر ڈینٹسٹ کسی اور کا مشورہ دے کر بھیج دیتا۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے بھی کراچی کے بڑے ڈاکٹر ہارون حسین کے پاس بھیج دیا انہوں نے چیک کر کے پھر ڈاکٹر صاحب کے پاس ریفر کر دیا۔

وہ مریض کسی اناڑی سے داڑھ نکلوانے گیا تو اس نے انجکشن لگاتے وقت نیڈل جبڑے میں توڑ دی اور اسی طرح رہنے دیا اس کی وجہ سے منہ میں سخت انفیکشن ہو گئی سوئی نظر نہیں آتی تھی صرف ایکسرے میں نظر آتی تھی منہ بہت زیادہ سوج گیا تھا۔ لیکوڈ (Liquid) خوراک نالی کے ذریعے دی جا رہی تھی گھر سے بھی اکثر ہومیو ادویات لے کر جاتے تھے مجھ سے بعض اوقات مشورہ بھی کرتے تھے ایک ہفتہ تک اسے ہومیو دوائی استعمال کرنے کیلئے دی۔ اتفاق سے بڑے بیٹے ڈاکٹر آصف حمید لندن سے آئے ہوئے تھے۔ پہلے خود اس مریض کی سوئی نکالنے لگے کہ اچانک خیال آیا میں دعا کرتا ہوں اور مریض بیٹے کے سپرد کر دیا۔ خود وضو کر کے جائے نماز بچھایا اور نوافل میں دعا کرنے لگ گئے کہتے تھے کہ دعا کے دوران مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے سوئی نکل گئی ہے۔ سلام پھیرتے ہی بیٹے نے بتایا کہ سوئی نکل گئی ہے۔ سوئی جبڑے سے لیکر گلے تک پہنچی ہوئی تھی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا اور خلفاء سے ملی ہوئی دعاؤں کی برکت سے ہر مریض شفایاب ہو کر جاتا تھا اور دعائیں بھی دے کر جاتے تھے ڈاکٹر صاحب کے اکثر دوست کہتے تھے کہ آپ کراچی سٹی ڈیفنس کلفٹن میں اپنی سرجری سیٹ کر لو بہت کماؤ گے۔ وہاں غریب علاقے میں کیا کر رہے ہو۔ ڈاکٹر صاحب اکثر گھر آ کر بتاتے کہ فلاں دوست نے مشورہ دیا ہے ساتھ مسکرا کر کہتے کہ ان کو کیا معلوم کہ میں یہاں کیا کما رہا ہوں۔ شدید تکلیف میں جب غریب لوگ آتے ہیں اور شفا پا کر مجھے ڈھیروں دعائیں دے کر جاتے ہیں ان کی دعائیں ہی میرے لئے بہت بڑی دولت ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بھی بہت خیال رکھا۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ تھے غریب لوگوں کا مفت علاج بھی کر دیتے تھے ادویات بھی مفت دے دیتے اور ساتھ کچھ رقم بھی دے دیا کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں 10 کلو آٹا 5 کلو چاول 3 کلو چینی اڑھائی کلو گھی نقد رقم اور ساتھ پوری پوری فیملی کے کپڑے وغیرہ بھی دیا کرتے تھے۔

کلینک کے سٹاف کو بھی عید کے موقع پر کپڑے اور عیدیاں ضرور دیتے تھے قریبی عزیزوں کا بہت خیال رکھتے اس کے علاوہ کلینک کے چوکیدار۔ سوپر پوسٹ مین جو الفضل اخبار دے کر جاتا تھا ان سب کو کپڑے اور عیدی دیا کرتے تھے۔ اسی طرح گھر کے ملازمین مالی۔ چوکیدار۔ سوپیر گھر کی ملازمہ۔ جو پرانی ملازمائیں کام چھوڑ چکی تھیں ان کا بہت خیال رکھتے ان سب کو راشن کپڑے عیدیاں ضرور دیتے۔ ان کی بچیوں کی شادیوں کیلئے کپڑے رقوم بعض کو ڈنر سیٹ وغیرہ بھی خرید کر دیتے اور میرے ساتھ خود بھی ان کی شادیوں میں شریک ہوتے تھے۔ عید کے دن غریب گھروں میں کیک، مٹھائی اور پھل وغیرہ خود میرے ساتھ دینے جاتے اور ساتھ ان کے بچوں کو عیدیاں بھی تقسیم کرتے۔ بلکہ وہ لوگ منتظر ہوتے تھے کہ آج ڈاکٹر صاحب ضرور آئیں گے سینٹر آتے جاتے اکثر لوگوں کو پک اینڈ ڈراپ بھی کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک فرمائے۔ جس طرح وہ لوگوں کا خیال رکھتے تھے اور وہ ان کے ساتھ محبت کرتے تھے۔

شروع میں ہر گھر میں ڈش کا انتظام نہیں ہوتا تھا تو ہمارے ہاں السید سینٹر قائد آباد میں اکثر احمدی احباب جمعہ کے روز خلیفہء وقت کے خطبات سننے آتے تھے تو یہاں کے غیر از جماعت لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے گھر منی سینما چلایا جاتا ہے اور عورتیں اور مرد ان کے ہاں اکٹھے ہو کر دیکھنے آتے ہیں پھر ہم نے ان سب کو جو اعتراض کرتے تھے دعوت دی کہ جب لوگ ہمارے گھر منی سینما دیکھنے آئیں تو آپ کو بھی ہماری طرف سے اجازت ہے آپ بھی ضرور آئیں 3۔4 جمعہ تک وہ لوگ آتے رہے پھر خود ہی خاموش ہو گئے کہ یہاں تو ان کا خطبہ جمعہ آتا ہے ہمیں تو برائی کی کوئی بات نظر نہیں آئی بلکہ کچھ اچھا ہی سننے کو ملا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کو 4 سال حلقہ لانڈھی کے صدر کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا اور خاکسار کو 6 سال تک صدر کی لجنہ خدمت کرنے کی توفیق ملی اور دعوت الی اللہ کے مواقع بھی میسر آئے اور پھل بھی حاصل ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک گاؤں ریڑھی گوٹھ کی ذمہ داری ڈاکٹر صاحب کے سپرد تھی۔ وہاں ڈینٹل کیمپ بھی لگائے گئے بیٹی آصفہ حمید اور بیٹا ڈاکٹر آصف حمید ڈینٹل سرجن دونوں مل کر کیمپ لگاتے رہے۔ ادویات بھی فری دیتے تھے اور ساتھ ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ بھی ہر مریض کو فری تقسیم کئے ناچیز کو بھی ساتھ میں ہومیو پیتھک کیمپ لگانے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر صاحب خود وہاں کے وڈیروں سے کیمپ لگانے کی اجازت لیتے تھے۔ افتتاح کے موقع پر خود بھی جاتے اور گاؤں کے چوہدری وغیرہ کو بھی مدعو کرتے خود دعا کے بعد واپس اپنے کلینک آ جاتے اور کیمپ اپنے بچوں کے سپرد کر دیتے تھے جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر ریڑھی گوٹھ میں دو مختلف جگہوں پر ٹی وی اور ڈش انٹینا کا تین دن تک انتظام کرواتے تھے جلسہ سالانہ یو کے کے تیسرے دن کھانے کا بھی انتظام کرتے تھے وہاں مہینہ میں 2۔3 بار اجلاسات اور جلسہ سیرت النبیؐ بھی منعقد کرتے رہے۔ جس میں ان کی کثیر تعداد نومبائعین اور غیر از جماعت خواتین اور بچے بھی شامل ہو جایا کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب اکثر وہاں کا دورہ کیا کرتے تھے حال احوال معلوم کرتے تھے اور ان کو اپنے کلینک میں مفت علاج کی بھی سہولت دی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر صاحب کا نظام جماعت اور خلافت سے بہت گہرا لگاؤ تھا خلفاء سے محبت اور اطاعت کا جذبہ بہت رکھتے تھے اور عملاً پورا کر کے دکھایا۔

نہایت ملنسار صبر و تحمل اور نرم مزاجی کے مالک تھے آپ نے اچھے شوہر ذمہ دار شفیق باپ اور اپنے والدین کا فرمانبردار بیٹا ہونے کا بخوبی ثبوت دیا۔ اولاد کی تعلیم و تربیت بہت احسن رنگ میں کی بیٹوں اور بیٹیوں کو یکساں تعلیم کے مواقع میسر کئے بلکہ اپنی پہنچ سے بھی کچھ زیادہ کیا۔ چاروں بچوں کو پرائیویٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز سے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چاروں بچے ڈاکٹر ہیں۔ بیٹیاں اس وقت ڈاکٹر زاہدہ حمید طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں اور ڈاکٹر آصفہ حمید نور العین ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ ڈاکٹر آصفہ حمید ڈینٹل سرجن کی حیثیت سے اور دونوں بیٹے ڈاکٹر آصف حمید اور ڈاکٹر طارق سعید احمد حمید مزید اعلیٰ تعلیم کی غرض سے لندن میں مقیم ہیں۔

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

مکرم محمد خان رانا صاحب سابق امیر ضلع بہاولنگر

مکرم محمد خان رانا صاحب مرحوم جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کے ساتھ خاکسار کو چھ سال جماعتی خدمات کرنے کا موقع نصیب ہوا۔اس عرصہ میں آپ کو قریب سے دیکھنے پرکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔

گو آپ کی رہائش بہاولنگر شہر میں تھی مگر آپ کا آبائی گھر، خاندان، رقبہ جات، جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد میں تھے جہاں خاکسار کی تعیناتی تھی۔ اس لئے جماعتی امور کی انجام دہی کے علاوہ بھی اکثر میل ملاقات کا سلسلہ جاری رہتا۔

آپ کے بزرگ آبا واجداد پھلروان راجپوت تھے اور ’’رائے پور‘‘ ضلع سیالکوٹ سے 1927ء میں ریاست بہاولپور آ گئے تھے اور یہاں گورنمنٹ سے زمین خرید کیں۔ یہ علاقہ بنجر و بیابان تھا، ریت کے ٹیلے، پانی کی کم یابی اور مشکل حالات تھے تاہم خلفاء احمدیت کی دعاؤں راہنمائی اور احسانات سے بلند ہمت رہے اور رقبہ جات کو آباد کرایا۔بنجر زمین کی آباد کاری کے ساتھ ساتھ احمدیت کو بھی علاقہ میں مضبوط کیا۔

اپنے خاندان کے علاوہ دیگر افراد کو بھی یہاں آباد کرایا، رانا صاحب کے والد گرامی وسیع زمیندارہ کے علاوہ سمجھدار، بیدار مغز اور اثر و رُسوخ والے بارعب نڈر شخصیت کے مالک تھے، مقامی افسران سے بالائی افسران تک آپ کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ علاقہ کے تنازعات کے فیصلہ جات آپ کے بغیر نامکمل رہتے اس لئے علاقہ بھر میں آپ کو فریقین فیصل تسلیم کر لیتے تھے ۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو فہم وفراست کی نعمت سے مالا مال کیا ہوا تھا مشکل معاملات کو اپنی خداداد ذہانت سے حل کر دیتے۔اپنے خاندان، وسیب کے زمینداروں، عوام الناس اور رعایا کے خیر خواہ تھے۔

سب سے بڑھ کر آپ کا خاندان احمدیت کا فدائی اور شیدائی تھا۔ اسی جذبہ فدائیت، قابلیت اور لیاقت کے باعث اللہ تعالیٰ نے باپ اور بیٹے کو لمبے عرصہ تک امارت ضلع کے اہم عہدہ پر کام کرنے کی توفیق سے سرفراز فرمایا۔

مکرم رانا صاحب نے جماعت کے اندر بڑا نام اور مقام حاصل کیا اور یہ سب آپ کی اطاعت خلافت کے باعث تھا۔ آپ چھٹی کلاس میں زیر تعلیم تھے کہ والد صاحب گرامی نے مزید حصول تعلیم کے لئے قادیان بھجوا دیا تھا۔ بعدہ ٹی۔ آئی کالج ربوہ سے گریجوایشن کیا۔ لاہور سے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان پاس کیا 1952ء سے قانون کی پریکٹس شروع کی۔ کامیاب وکیل تھے جماعتی مقدمات کو بڑی باریک بینی سے دیکھتے اور خوب تیاری کرتے اور اپنے تمام کام تج کے جماعتی کیس حل کیا کرتے۔

خلافت ثانیہ کے بابرکت دور 1962ء میں امارت ضلع عہدہ پر متمکن ہوئے۔ آپ اپنی بے لوث خدمت، انتھک محنت، جماعتی خدمات اور خلافت سے محبت کے باعث 42 سال اس عہدہ پر خوش اسلوبی سے خدمت کرتے رہے۔

افراد جماعت سے شفقت اور جماعتوں کی تربیت ونگرانی میں اعلیٰ مثال تھے، دینی امور کی تکمیل میں کبھی سستی نہ کرتے، جملہ امور تندہی سے اور بروقت سرانجام دیتے، جماعتوں کے ساتھ مضبوط اور گہرا رابطہ رکھتے۔

ماشاءاللہ آپ نے دوران امارت چار خلفاء کرام کا بابرکت اور سنہری دور دیکھا اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔اس عرصہ میں خلافت سے بے پناہ محبت کی اور خلفاء کی شفقتوں سے خوب خوب دامن بھرا۔

آپ کا بلا کا حافظہ تھا ربوہ میں جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر خلیفہ وقت سے افراد جماعت کی ملاقات و تعارف کے وقت ضلع کے ہر فرد جماعت کا حضور انور سے ذاتی تعارف کرواتے۔ نام، ولدیت اور جماعت کا بتایا کرتے اور اس میں لمحہ بھر بھی سوچنے کی ضرورت محسوس نہ کرتے۔

اطاعت خلافت

خلفاء عظام کے ساتھ جنون کی حد تک عشق تھا، اکثر جلسہ جات، اجتماعات دیگر دینی منصوبہ جات کے پروگرام ضلع کی دیہاتی جماعتوں میں جمعۃ المبارک کے روز ہوا کرتے تھے، ان پروگراموں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد واپسی کا سفر کرتے تو گاڑی چلانے والے کو بار بار تاکید کرتے کہ دیکھنا حضور انور کے خطبہ جمعہ کے وقت سے پہلے گھر پہنچنا۔ پھر کہتے کہ کم از کم دس منٹ پہلے ہمیں ٹی۔ وی (T.V) کے آگے بٹھا دینا۔خلافت سے محبت کا ایک ثبوت یہ بھی تھا کہ گزشتہ خطبہ کا خلاصہ اپنے ذہن میں تیار کر لیتے اور پورا ہفتہ لوگوں کو یہ خلاصہ سناتے رہتے، جماعتوں کے دورہ جات کے دوران ڈش سنٹرز کی معلومات ضرور لیتے۔ حاضری کا جائزہ اولین وقت پر لیتے۔ پھر عہدیداران کو تاکید کرتے کہ کوئی گھر کوئی فرد ایسا نہ ہو جس نے خطبہ جمعہ نہ سنا ہو اور ایم۔ ٹی۔ اے پر حضور پرنور کی زیارت نہ کی ہو۔ یہ تاکید ضرور ہوتی کہ افراد کے اذہان میں یہ بات نقش کر لیں کہ خطبہ کے الفاظ، مفہوم کی سمجھ آئے یا نہ آئے کم از کم ہفتہ میں ایک بار حضور انور کی تازہ زیارت کرنا فرض ہے۔ جماعتوں میں جائزہ کے دوران معصوم بچوں سے خطبہ جمعہ کا پوچھتے بچے سے کوئی واقعہ سن کر اسے انعام دیتے اس طرح دیگر بچوں میں بھی حضور انور کے خطبہ جات سننے کا شوق وذوق بڑھ جاتا۔

نظام جماعت و مرکز کی پاسداری

ماہانہ اجلاسات میں جملہ عہدہ داران کو باقاعدہ کہتے کہ ہر فرد مرکز کے حکم کا پابند ہے۔حکم بڑا ہو یا چھوٹا کسی کو معمولی نہ سمجھنا یہ بات تکرار سے فرمایا کرتے کہ مرکز سے (کاں) کوّا کے ہاتھ پیغام آ جائے اسے بھی فوراً انجام دو یہ نہ سمجھو کہ یہ پیغام کس کے ذریعہ اور کس کے ہاتھ آیا ہے۔

ہر جماعت پر نظر رہتی، بروقت بجٹ، حصول وعدہ جات، ادائیگی اور وصول شدہ چندہ جات بلاتاخیر مرکز ارسال کرنے پر زور دیتے، کسی جماعت نے سستی دکھائی تو اس میں متعلقین کو بار بار بھجواتے، ایک کے بعد دوسرا، جب تک کام کی تکمیل نہ ہو جائے چین سے نہ بیٹھتے۔ کام کی تکمیل کرنا اور کرانا آپ کی کمال خوبی تھی۔

مکرم رانا صاحب مرحوم کے دل میں مرکز احمدیت کا بے حد ادب واحترام تھا، وہ مرکز خواہ قادیان دارالامان ہو، دارالہجرت ربوہ ہو، یا بیت الفضل لندن ہو، جب مرکز میں کوئی قافلہ، وفد، یا کوئی فرد جا رہا ہوتا تو اسے رخصت کرتے وقت مرکز کے آداب کی پابندی کی تلقین کرتے، اور نصائح کرتے ہوئے بزرگان کے واقعات سنا کر ذہن نشین کراتے، عموماً یہ باتیں تکرار سے کہتے، سرعام سگریٹ نہ پینا، ننگے سر نہ گھومنا، بلند آواز سے نہ بولنا، بلا اجازت کسی دفتر میں داخل نہ ہونا، مجلس سے بزرگان سے اجازت لے کر اٹھنا، مقامات مقدسہ کی زیارت کرنا اور کثرت سے درود شریف اور دعائیں کرنا، ان باتوں کا وفد والوں پر بہت ہی زیادہ اثر ہوتا۔

جب کوئی مرکز سے واپس آ کر ملاقات کرتا تو اس سے یہ ضرور دریافت فرمایا کرتے کہ آپ نے ’’بیت مبارک‘‘ میں کتنی نمازیں ادا کی ہیں؟ اور کتنے نوافل پڑھے ہیں۔ کس کس بزرگ سے شرف ملاقات حاصل کیا ہے؟ ایک عام آدمی اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ آپ کے دل ودماغ میں مرکز کا کتنا احترام تھا۔

پابندئ نماز وتلاوت قرآن

مکرم رانا صاحب باجماعت نماز کے پابند تھے۔ ضلع کی جماعتوں کے افراد ذاتی تقریبات میں آپ کو مدعو کر کے باعث عزت سمجھتے تھے۔ آپ جس کے ہاں بھی تشریف لے جاتے نماز باجماعت کے وقت کا اعلان کرا دیتے کہ نماز باجماعت فلاں وقت پر ہوگی۔

مصروفیت، علالت، سفر یا تقریبات آپ کی نماز باجماعت میں مخل نہ ہوتیں۔ جب آپ گاڑی میں سفر کر رہے ہوتے تو نماز کا وقت ہو جاتا تو گاڑی میں ہی نداء دیتے، اقامت کہتے اور نماز باجماعت ادا کرتے اور ساتھیوں کو یہ حدیث شریف ضرور سناتے کہ ’’اکیلے نماز پڑھنے سے باجماعت کا ستائیس گُنا ثواب ہے‘‘۔

یہ بات سب جانتے ہیں کہ رانا صاحب سفر کے دوران یا تلاوت کرتے یا دعائیں پڑھتے رہتے اور یہ تو آپ کی عادت ثانیہ تھی کہ جس چیز کو دیکھتے فوراً سبحان اللہ کہتے۔

فجر کی تلاوت بلاناغہ کرتے، صبح کے وقت سفید جالی دار ٹوپی سر پر ہوتی اور قرآن پاک کی تلاوت ترنم سے کرتے، عشق قرآن کریم کا اندازہ اس بات سے بھی لگ جاتا ہے کہ آپ اپنے کلام میں قرآن کریم کی آیات کے حوالے دیتے رہتے تھے۔ جب تلاوت کرتے تو اس وقت کوئی قریب بیٹھا ہوتا تو اسے بھی ایک نسخہ قرآن پاک کا پکڑا دیتے اور تلاوت کے لئے کہتے۔ احباب کو جب تلاوت کلام کی تاکید فرماتے تو دارالضیافت ربوہ کا حوالہ دیا کرتے کہ دارالضیافت کے ہر کمرہ میں ایک خوبصورت جزدان بنا ہوا ہے اور اس میں نہایت ہی خوبصورت شکل میں قرآن کریم موجود ہے وہاں کسی مسافر، مہمان اور زائر کو تلاوت کلام اللہ کے لئے کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

مہمان نوازی

یوں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور خلافت کی برکت سے ساری جماعت کے افراد مہمان نوازی کی صفت سے مزین ہیں۔ مگر رانا صاحب میں یہ خوبی ایک خاص انداز سے پائی جاتی تھی۔ آپ کے ہاں مرکزی بزرگان سلسلہ، عمائدین، عہدہ داران اور جماعتی کارکنان کرام تشریف لاتے رہتے تھے، اور وسیع تعلقات کی بناء پر سیاسی، سماجی، مذہبی شخصیات اور لیڈران مشورہ جات اور معاملات کے لئے میل وملاقات کرتے رہتے تھے، آپ سب کی ضیافت اہتمام سے کرتے۔

دکھی لوگ آپ کے پاس اپنی حاجات، مجبوریاں اور دشواریاں پیش کرتے رہتے۔ آپ نے کبھی کسی کو مایوس نہ لوٹایا، سب کام کرا دیتے، آپ خفیہ بھی کئی افراد کو اپنی نوازشات سے نوازتے ہوں گے، تاہم بعض اشخاص پُرتقصیر کے علم میں ہیں جن کے آپ نے ماہانہ وظائف مقرر کئے ہوئے تھے۔ ان میں بیوائیں، مساکین، معذور اور طلباء ہیں، یہ بھی آپ اخفاء سے کر رہے تھے۔ بندہ ناچیز کو ایک بار آپ نے چند ایک خاکی رنگ کے بند لفافے اس تاکید کے ساتھ دیئے کہ تین تاریخ سے پہلے پہلے مذکورہ افراد تک کسی صورت پہنچا دیں، کئی دنوں کے بعد ان میں سے ایک آدمی نے از خود بتایا کہ رانا صاحب ہماری ہر ماہ باقاعدگی سے مالی خدمت کرتے ہیں جو آپ لفافہ لائے تھے اس میں نقد رقم تھی۔

ملازمین سے حسن سلوک

مکرم امیر صاحب نے زندگی میں بیسیوں ملازم رکھے ہوں گے۔ سب کے حال کا تو علم نہیں تاہم چند ایک ملازمین جن سے خاکسار کا واسطہ پڑتا رہا ہے اور رابطہ بھی ہے سب کی زبانی آپ کے حسن واحسان کے

حسین تذکرے سننے میں آتے ہیں ان میں سے ایک ملازم کا بیان کچھ یوں ہے۔

میں نے رانا صاحب کی 30 سال تک اس طرح ملازمت کی ہے کہ رانا صاحب کے والد گرامی چوہدری احمد خان صاحب رانا نے میری ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ جب رانا صاحب کچہری سے واپس تشریف لائیں تو بندہ اڈہ پر موجود ہوا کرے اور آپ کا بیگ اٹھا کر لایا کرے۔ میں بارش، آندھی، طوفان کے باوجود بھی اڈہ پر حاضر ہوتا۔ آپ کا استقبال کرتا۔ آپ کا سامان اٹھا کر گھر لاتا۔ میں ایک بالکل معمولی نوکر تھا آپ کے سامنے میری کوئی حیثیت نہ تھی۔ رانا صاحب نے بہاولنگر شہر میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ جب کبھی میں بہاولنگر جاتا آپ کی کوٹھی پر حاضری دیتا، رانا صاحب مجھے عزت سے کمرہ میں بٹھاتے۔ میرے لئے گھر سے خود کھانا اٹھا کر لاتے میں شرم اور ڈر کے مارے پانی پانی ہو جایا کرتا اور کہتا صاحب میں خود ہی گھر سے کھانا لے کر اور نیچے بیٹھ کر کھا لیتا ہوں مگر آپ اصرار سے منع فرماتے نہ ''ولی محمد'' آپ نے میری تیس سال خدمت کی ہے ہمارا فرض بنتا ہے ہم آپ کی خدمت کو یاد رکھیں۔ میں جس بھی ضرورت کے لئے گیا آپ نے مجھے کبھی خالی ہاتھ نہ بھیجا یہ تو ایک ملازم کا بیان کردہ واقعہ ہے، ایسے سینکڑوں ہوں گے جو رانا صاحب کی ذاتی عنایات سے حصہ لیتے رہے ہوں گے!

واقفین زندگی کا احترام

مکرم رانا صاحب سلسلہ کے واقفین زندگی کا خاص خیال رکھتے، ظاہری ادب کے علاوہ بات چیت اور مخاطبت میں بھی اس بات کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ جب کوئی واقف زندگی آپ کے دولت خانہ، چیمبر یا دفتر میں جاتا تو اسے کرسی سے اٹھ کر ملا کرتے، کرسی پیش کرتے، جب تک واقف زندگی کرسی نشین نہ ہو جاتا خود کرسی پر تشریف نہ رکھتے اور یہ آپ کا وطیرہ تھا۔

جب خاکسار کی آپ کے ضلع میں تعیناتی ہوئی ناچیز تعارف و اطلاع کے لئے حاضر ہوا تو اس وقت آپ بہاولنگر ضلع کچہری اپنے دفتر میں تشریف فرما تھے کافی سارے وکلاء آپ کے گرداگرد بیٹھے کسی معاملہ میں مشورہ کر رہے تھے۔ بندہ بالکل اجنبی تھا، تحفہ سلام پیش کیا فوراً ایستادہ ہوگئے ناچیز شرمندہ ہوا فوراً ہاتھ تھام لیا گلے لگایا کرسی خود سیدھی کر کے دی بیٹھنے کا ارشاد فرمایا، سب وکلاء سے توجہ ہٹا لی اور ناچیز پر مرکوز کر لی۔

حال دریافت فرمایا چونکہ پُرتقصیر کی تعیناتی آپ کے آبائی گاؤں ہوئی تھی فرمانے لگے ''میرا گاؤں ہے خیال رکھنا، میرا بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی کمزوریاں میرے احباب، دوست و عزیز عیاں کریں گے پردہ پوشی فرماتے رہنا، ہم کمزور لوگ ہیں۔

دورہ جات اور اجلاسات میں واقفین زندگی سے الگ الگ مشکلات کے بارے دریافت کرتے رہتے، اور جماعتوں کو واقفین زندگی کے آداب واحترام وقار اور ان کی ضروریات کے خیال کا ارشاد فرماتے رہتے تھے۔ ایک بار سفر کے دوران فرمایا معلم صاحب مجھے اپنی اولاد سے بہت پیار ہے مگر سب سے زیادہ میں واقفین زندگی سے پیار کرتا ہوں۔ میرا ایک بیٹا ندیم احمد خالد (پرنسپل نصرت جہاں سیکنڈری سکول کمپالہ) ہے وہ بھی واقف زندگی ہے اس لئے اولاد میں سے میں اس سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔

فنِ تقریر

آپ کی رفاقت کے دوران سینکڑوں بار سننے کا موقع ملا۔ مختصر ترین وقت میں اپنی پُرمغز اور نکتہ آفرین کلام کر کے اور اپنا مدعا بیان کر کے سٹیج چھوڑ دیتے، ہاں مجمع کو ضرور جھنجھوڑ دیتے بلکہ محفل کے دل گرما دیتے۔ پڑھے لکھے طبقہ میں فن تقریر کی اصطلاحات سے الفاظ کو مزین کرتے اور عوام الناس کے جلسہ میں سادہ اور سلیس سحر خطابت سے حاضرین وسامعین پر چھا جاتے تھے، گفتگو اس انداز سے کرتے کہ مخاطبین کا دل موہ لیتے، تقریر میں آیات قرآن، احادیث رسول ﷺ اور حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے اشعار، عربی، فارسی اور اردو شامل ہوتے جس سے انداز بیان خوب سے خوب تر ہو جاتا۔ آپ کی تقاریر کی چاشنی آج بھی قلوب میں امنگ، اذھان میں ولولہ اور کانوں میں رس گھول رہی ہے۔

آپ کا نمایاں اعزاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جنوری 2009ء کو خطبہ جمعہ میں آپ کی نمایاں خدمات کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

''چالیس سال سے زائد عرصہ تک انہوں نے جماعت کی خدمت کی ہے۔ امیر ضلع بہاولنگر رہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ مرکز میں جو مختلف کمیٹیاں قائم ہوتی تھیں ان میں ممبر کی حیثیت سے کام کیا۔ نیک مخلص باوفا اور اطاعت شعار تھے۔ خلافت سے بڑا گہرا اور محبت کا تعلق تھا۔ اپنوں اور غیروں سبھی پر ان کا نیک اثر قائم تھا۔ خلافت کی ہجرت کے بعد پاکستان سے یہاں آنے کے بعد ہمیشہ ہر سال جلسے پر آیا کرتے تھے۔ گزشتہ دو سال سے نہیں آ رہے تھے تو بڑے جذباتی انداز میں اپنی بے چینی کا اظہار خطوں میں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور ان کے ایک بیٹے رانا ندیم احمد خالد صاحب نصرت جہاں کے سیکنڈری سکول کمپالہ میں بطور پرنسپل خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل 26 جنوری 2009ء)

کام میرے تو سبھی میرا خدا کرتا ہے

کام کیا کیا نہ محبت کا نشہ کرتا ہے
سجدۂ شوق کو مقتل میں ادا کرتا ہے
رُخِ محبوب کو جب دیکھ لیا کرتا ہے
دل کی جولانیاں مت پوچھ کہ کیا کرتا ہے
ایک نشہ سا رگ و پے میں اُترتا جائے
اِک کرشمہ سا ترا دستِ شفا کرتا ہے
لغو بحثوں میں پڑے اہل خرد کو چھوڑو
عشق کا مست فقط حمد و ثنا کرتا ہے
جن کو حاصل ہے بصیرت وہ سبھی کہتے ہیں
ان پہ ہر آن خدا لطف نیا کرتا ہے
بانجھ دھرتی ہی مسیحا کو جنم دیتی ہے
نوعِ انسان پہ جب فضل خدا کرتا ہے
یہ کرامت تو فقط تیرِ دُعا میں دیکھی
شورِ محشر صفِ اعدا میں بپا کرتا ہے
جس کا مقصود ہی خالق کی رضا ہو ہر پل
تیورِ خلق کی پروا ہی وہ کیا کرتا ہے
ہم جدا ہو کے ترے در سے نہ جی پائیں گے
شاخ سے ٹوٹ کے کب پات جیا کرتا ہے
میری کوشش مری تدبیر تو اک پردہ ہے
''کام میرے تو سبھی میرا خدا کرتا ہے''
در بدر ہو کے وہ دُر دُر نہیں سنتا عرشی
ایک ہی در کا جو پابند رہا کرتا ہے

ا۔ع۔ ملک

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم میاں جاوید عمر چغتائی صاحب امیر ضلع ساہیوال تحریر کرتے ہیں۔

میری بڑی بھابی محترمہ نسیم خالد صاحبہ بیگم مکرم میاں خالد عمر چغتائی صاحب مرحوم آجکل دل کے پھیل جانے کی وجہ سے بیمار ہیں ساہیوال سول ہسپتال کے شعبہ ہارٹ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم عبدالمالک گل صاحب صدر جماعت سکرنڈ نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ نصرت پروین صاحبہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ سے ربوہ آتے ہوئے موٹر سائیکل سے گر گئیں جس کی وجہ سے سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ایک آپریشن ہوا ہے مگر تاحال بے ہوش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم قریشی محمد حفیظ صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ کی طبیعت بہت خراب ہے اٹھنا بیٹھنا چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ایک عزیز دوست مکرم غلام مصطفیٰ صاحب گزشتہ چند ماہ سے بعارضہ شوگر اور گردوں کی انفیکشن کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق دونوں گردے ناکارہ ہو رہے ہیں جس سے فکر لاحق ہے کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے خوراک بھی اب برائے نام رہ گئی ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت وتندرستی والی زندگی عطا فرمائے ہر پریشانی اور مشکل سے محفوظ رکھے۔

۞ مکرم حبیب اللہ قریشی صاحب سیکرٹری مال حلقہ سبزہ زار لاہور گردوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور ڈاکٹرز ہسپتال کے سی سی یو میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم کرنل (ر) نعیم احمد صدیقی صاحب صدر حلقہ نشاط کالونی لاہور کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کمزوری بھی ہوتی جا رہی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گزشتہ ایک سال سے پھیپھڑوں اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم حاجی مبشر احمد صاحب سید پور ملتان روڈ لاہور بعمر 50 سال مورخہ 7 جولائی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم اپنے منجھلے بیٹے کے ہمراہ اپنے تعمیراتی کام کے سلسلہ میں لاہور سے فیصل آباد موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ مانانوالہ اور شاہکوٹ کے درمیان موٹر سائیکل حادثہ کا شکار ہو گئی جس سے آپ شدید زخمی ہوئے جبکہ بیٹا محفوظ رہا۔ چوٹیں زیادہ تر سر اور ٹانگوں پر آئیں۔ فوری طور پر قریبی ہسپتال سے ابتدائی طبی امداد ملنے کے بعد ان کو بغرض علاج لاہور لے جایا جا رہا تھا کہ راوی پل لاہور پہنچنے پر طبیعت اچانک بگڑ گئی اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خاص طور پر ملنساری اور غریب پروری کا وصف نمایاں تھا۔ اس اعتبار سے ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ چنانچہ بہت سے احباب دور ونزدیک سے ان کی تعزیت کیلئے آئے۔ مقامی قبرستان میں مرحوم کی تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (جو میری خالہ زاد بہن ہیں) اور تین بیٹے مکرم محمد معظم صاحب، مکرم محمد اعظم صاحب، مکرم محمد عاصم صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ شہلا ثمن صاحبہ، دو بہنیں مکرمہ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم حاجی محمد شریف صاحب کاہنہ نو ضلع لاہور اور مکرمہ ارشاد بی بی صاحبہ زوجہ مکرم حاجی محمد رفیق صاحب سکیم موڑ لاہور سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی اولاد غیر شادی شدہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مرحوم کے پسماندگان اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی وناصر ہو۔ آمین

ن۔ص

میرے خاوند محترم فاروق احمد صاحب آف وزیرآباد

میرے خاوند محترم فاروق احمد صاحب کے والد کا نام مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی تھا۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ بڑے مخلص اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ نڈر اور سچے انسان تھے۔ آپ نے بہت فعال زندگی گزاری، عمر کے آخری حصے تک کام کرتے رہے۔

جنوری 1996ء میں میرے سسر ماسٹر عنایت اللہ صاحب نے آنکھ کا آپریشن کروایا اور بیمار ہو گئے۔ اس کے ساتھ فالج اور دماغ میں ٹیومر بھی ہو گیا۔ سی ایم ایچ کھاریاں میں داخل کروایا گیا۔ جہاں دو ہفتے علاج کے بعد گھر لے آئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور 23/اپریل 1996ء کو ماسٹر عنایت اللہ صاحب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ سات ہفتے بعد میرا بیٹا عزیزم فرید احمد مورخہ 15 جون 1996ء کو گھر سے کسی کام کے لئے گوجرانوالہ گیا لیکن واپس نہ آیا۔ عزیزم فرید احمد پانچ بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ گھر میں سب کو پیارا تھا۔ میرے خاوند مکرم فاروق احمد صاحب کے لئے یہ صدمہ برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔ آپ نے اپنے بیٹے کی جدائی کو بہت محسوس کیا اور بیمار پڑ گئے۔ بیماری بہت بڑھ گئی اور آپ اتنے کمزور ہو گئے کہ چارپائی پر پڑ گئے۔ بولنے اور چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہو گئے۔ میری ساس صاحبہ عزیزم فرید احمد کے گم ہونے کے 4 ماہ بعد 28/اکتوبر 1996ء کو اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ یہ سارے واقعات اور غم کے پہاڑ ہم پر 1996ء میں ہی ٹوٹ پڑے۔ میں گہرے صدمے کے ساتھ ان افسوسناک واقعات کو برداشت کرتی رہی اور اپنے خاوند اور ساس صاحبہ کو سنبھالتی رہی ان لمحات میں جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے بہت خدمت کی اور تعاون کیا میرے خاوند نے بیماری کے بعد کی زندگی وہیل چیئر پر ہی گزار دی۔ تاہم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ جنوری 2005ء میں آپ سخت بیمار ہو گئے اور 15/اکتوبر 2007ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے بچوں کی تربیت بڑے احسن انداز میں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

درخواست دعا

۞ مکرم سلیم احمد کاشف صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

’’بدرِاول‘‘ خلا میں روانہ ہوا

16 جولائی 1990ء کا دن، اس خواہش کی تکمیل کا دن ہے، جو ہر پاکستانی کے دل میں برسوں سے مچل رہی تھی۔ یعنی خلائی ٹیکنالوجی کے حصول کی خواہش جو عوامی جمہوریہ چین کے ژی چنگ سیٹلائٹ لانچ سینٹر سے چینی راکٹ لانگ مارچ ٹوامی کی کامیابی پرواز کے بعد ہوئی۔ اس راکٹ نے پاکستان ہی نہیں، عالم اسلام میں تیار کردہ پہلا مصنوعی سیارہ ’’بدراول‘‘ خلا میں چھوڑا تھا۔

بدراول کا ڈیزائن پاکستان کمیشن برائے خلائی و بالا فضائی تحقیق جسے عرف عام میں ’’سپارکو‘‘ کہا جاتا ہے‘ کے ماہرین نے خود ہی تیار کیا تھا۔ یہ تیں ماہرین کی ایک سال کی کڑی محنت کے نتیجے میں تیار ہوا تھا اور پاور سپلائی ٹریکنگ، ٹیلی میٹری اور ٹیلی کمانڈ جیسے کئی نظاموں پر مشتمل تھا اس کی تیاری پر تقریباً ڈھائی کروڑ روپے لاگت آئی تھی۔

بدراول اگرچہ فروری 1989ء میں ہی تیار ہو گیا تھا لیکن بعض وجوہات کی بنا پر اس کا خلائی سفر ایک سال پانچ ماہ تک التواء میں رہا۔ پھر 16 جولائی 1990ء کا وہ تاریخی دن آیا جب اسے پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق صبح 5 بج کر 50 منٹ پر بحرالکاہل میں فلپائن اور تائیوان کے درمیان مدار میں چھوڑا گیا۔ اسی صبح سات بج کر 15 منٹ پر اسے ’’سپارکو‘‘ کے لاہور اور کراچی کے زمینی ٹریکنگ اسٹیشنوں پر کامیابی سے دیکھا گیا اور اسے مسلسل آٹھ منٹ تک ٹریک کیا گیا۔

یہ خلا میں پاکستان کا پہلا قدم تھا۔

بدر اول کا وزن 52 کلوگرام تھا۔ یہ ہر 98 منٹ کے بعد زمین کے گرد اپنا چکر مکمل کرتا تھا۔ اس دوران وہ جس مدار پر محو سفر رہا اس کا زمین سے کم سے کم فاصلہ 211 کلومیٹر اور زیادہ سے زیادہ فاصلہ 992 کلومیٹر تھا۔ جبکہ خط استوا پر اس کا زاویہ 28,65 درجے کا ہوتا تھا۔

بدر اول کا تجربہ خاصا کامیاب رہا۔ مصنوعی سیارہ 20/اگست 1990ء تک معلومات فراہم کرتا رہا۔ بعدازاں یہ خلا کی پہنائیوں میں گم ہو گیا۔

درخواست دعا

۞ مکرم صفوان احمد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ٹانگوں اور معدے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترمہ رفعت ہاشمی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے پاؤں میں شدید درد رہتا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ایتھانول فیول پر جی ایس ٹی ختم کابینہ کی

اقتصادی رابطہ کمیٹی (ای سی سی) نے ایتھانول فیول کو جنرل سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے چینی کی قیمتوں پر نظر ثانی کا معاملہ آئندہ اجلاس تک مؤخر کردیا ہے۔ جبکہ گوادر سے یوریا کھاد کی نقل وحمل کیلئے اضافی چارجز کی منظوری دے دی ہے۔ ای سی سی کا اجلاس وفاقی وزیر نجکاری سید نوید قمر کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ای سی سی کے آئندہ اجلاس تک چینی کی قیمتوں میں کوئی ردوبدل نہیں کیا جائے گا۔

2300 متاثرہ خاندان واپس چلے گئے

متاثرین کی واپسی جاری ہے۔ 2300 خاندان اب تک واپس اپنے گھروں کو جا چکے ہیں۔ پشاور میں موجودہ متاثرین کو جلد ہی کیش کارڈز کی فراہمی کا عمل شروع ہوجائے گا۔ مردان میں متاثرین کی بڑی تعداد موجود ہے۔ وہاں پر بھی 85 ہزار کارڈز تقسیم ہوگئے ہیں۔ مردان کے متاثرین کی واپسی مکمل ہونے کے بعد پشاور سے متاثرین کی واپسی شروع کی جائے گی۔ قریباً ایک لاکھ 25 ہزار خاندانوں کو کیش کارڈز دیئے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

مہمند ایجنسی، تازہ جھڑپ میں 23 جنگجو ہلاک

مہمند ایجنسی میں قومی لشکر اور شدت پسندوں کے درمیان تازہ جھڑپ میں 23 شدت پسند ہلاک اور 3 رضاکار جاں بحق ہوگئے۔

منموہن سنگھ سے تمام متنازعہ امور پر بات ہوگی

وزیراعظم گیلانی غیر وابستہ تحریک کی سربراہ کانفرنس میں شرکت اور اپنے بھارتی ہم منصب منموہن سنگھ سے ملاقات کیلئے مصر کے ساحلی شہر شرم الشیخ پہنچ گئے۔ وہاں پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ بھارتی وزیراعظم سے کھلے ذہن کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں مذاکرات میں مسئلہ کشمیر سمیت تمام متنازعہ امور پر بات ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان دوریاں بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم دیواریں کھڑی کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔

سری لنکا نے سیریز میں 0-2 کی برتری حاصل کرلی

سری لنکا نے پاکستان کو دوسرے کرکٹ ٹیسٹ میں 7 وکٹوں سے ہرا کر تین ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز 0-2 سے جیت لی۔ میزبان ٹیم کو جیتنے کے لئے 171 رنز کا ہدف ملا جو انہوں نے 3 وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا۔ اس طرح سری لنکا نے 23 سال بعد پاکستان کو ٹیسٹ سیریز میں شکست دی اور قومی ٹیم کے خلاف پہلی بار ہوم سیریز جیتی۔

☆......☆......☆

مکرم منصور احمد ناصر صاحب جنرل سیکرٹری جماعت لائبیریا

لائبیریا میں ایک بیت الذکر کا افتتاح اور ایک کا سنگ بنیاد

گرینڈ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی میں سیرالیون جانے والی ہائی وے پر ایک ٹاؤن Nagbina میں پچھلے سال بفضل اللہ تعالیٰ احمدیت کا پودا لگا۔ یہ ٹاؤن سیرالیون کے بارڈر کے قریب ہی برلب سڑک واقع ہونے کی وجہ سے اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں کے نو احمدی احباب نے بیت الذکر بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ادھر امریکہ سے ایک احمدی دوست نے ایک بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مکرم امیر صاحب کی خدمت میں کچھ رقم بھجوا رکھی تھی۔ چنانچہ امیر صاحب نے اس جگہ کی اہمیت کے پیش نظر اور ان لوگوں کے اخلاص کی بنا پر یہاں بیت الذکر بنوانے کا فیصلہ کیا۔

جنوری میں مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ کینیڈا نے اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہونے پر مورخہ 8 مئی بروز جمعۃ المبارک مکرم امیر صاحب لائبیریا نے نماز جمعہ پڑھا کر اس بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ بعض غیراز جماعت معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے جنہوں نے نماز جمعہ کے بعد بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔

لائبیریا کے دارالحکومت منرو ویا کے راستے پر اسی سڑک کے کنارے ایک اور ٹاؤن Wangecore میں بھی ایک نئی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کی سادہ اور پروقار تقریب ہوئی۔ گاؤں کے لوگوں نے مکرم امیر صاحب اور ان کے ساتھیوں کا پرجوش استقبال کیا نماز عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کے ساتھ پہلی اینٹ رکھی۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں بیوت الذکر کی تعمیر اور حقیقی توحید کے قیام کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بیوت الذکر اللہ تعالیٰ کے مخلص عبادت گزار بندوں سے بھری رہیں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 19 جون 2009ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

23 / جولائی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-25 am	عربی سروس
1-25 am	لقاء مع العرب 4 جنوری 1995ء
2-30 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-00 am	بستان وقف نو
4-15 am	تقریر جلسہ سالانہ (دوبارہ)
5-10 am	خطبہ جمعہ 20 جون 1986ء
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، خبریں
7-05 am	لقاء مع العرب
8-25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-40 am	خطبہ جمعہ 20 جون 1986ء
9-35 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
10-00 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی (دوبارہ)
11-10 am	تقاریر جلسہ سالانہ (دوبارہ)
12-05 pm	تلاوت، درس ملفوظات
12-50 pm	علمی خطابات، خطبہ جمعہ 24 دسمبر 1976ء
1-20 pm	گلشن وقف نو 27 فروری 2009ء
2-30 pm	سوال وجواب
3-45 pm	رئیل ٹاک
4-30 pm	انڈونیشین سروس
5-30 pm	پشتو سروس
6-20 pm	تلاوت، درس ملفوظات
8-15 pm	ترجمۃ القرآن
9-20 pm	دورہ حضور انور
10-00 pm	جلسہ سالانہ یو کے 2009ء ایک تعارف

ربوہ میں طلوع وغروب 16 جولائی

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:11
زوال آفتاب	1:14
غروب آفتاب	8:17

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کرسکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

FLIGHTS 4U خوشخبری GOVT LIC NO 5504
جلسہ سالانہ U.K 2009ء کے بابرکت موقع پر U.K جانے والے خواہشمند حضرات ارزاں ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رابطہ کریں۔ علاوہ ازیں تمام ممالک کی ویزہ پروسیسنگ اور U.K کی ارجنٹ اپائنٹمنٹ کے لئے رابطہ کریں۔
ANAS AHMAD
MANAGING DIRECTOR 0321-5119111
M-Luqman Ahmad Travel Consultant
0333-5360781
OFFICE NO,1 BLOCK 36
ABDULLAH CHAMBER FAZLE HAQ
ROAD BLUE AREA ISLAMABAD

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road | Railway Road
6212515 | 6214750
6215455 | 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے مکمل ڈش مع امپورٹڈ ریسیور دستیاب ہے
ڈش
ٹی وی
پلازمہ ٹی وی، LCD، ٹی وی "72، "52، "42، "40 "32، "19
نیز ہر کمپنی کے سپلٹ اے سی نیز DVD کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
21۔ہال روڈ لاہور
042-7355422
042-7125089

تمام بینکوں سے لیزنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہر قسم کی نئی گاڑیاں کیش اور لیزنگ پر دستیاب ہیں۔
قائم شدہ 1968ء
لطیف موٹرز
22 کوئینز روڈ لاہور
HYUNDAI
فون آفس: 6368961-6371281-6374548 فیکس: 6368962
Email:latifmotors@yahoo.com
طالب دعا: عامر لطیف ابن میاں عبداللطیف